ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

# الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

نمبر ۷۸ | ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲




## مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

۲۴ دسمبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے معہ ناظر صاحبان جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی رہائش اور کھانا پکانے اور کھلانے کے اندرون و بیرون قصبہ انتظامات جلسہ گاہ اور سٹیشن کے انتظامات ملاحظہ فرمائے۔ اور کارکنوں کو ضروری ہدایات دیں۔

مجلس مشاورت کی تجویز کے مطابق امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک ناجائز نمائش کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام بھی زنانہ جلسہ گاہ میں صنعتی نمائش ہوگی۔

آج ۲۵ دسمبر خدا تعالیٰ کے فضل سے مہمانوں کی خاصی تعداد تشریف لے آئی ہے۔ ہر طرف خوب چہل پہل نظر آ رہی ہے۔

## ارض حرم میں تشریف لانے والوں کو مبارک مبارک

خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہنے والے اور آپ کے ذریعہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے والے خوش نصیب اور سعادت مند اصحاب کو اس مقدس مقام کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہونا مبارک ہو۔ جہاں سے اس تاریک و تار زمانہ میں نور روحانیت کا چشمہ پھوٹا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی بخش ملاقات اور حضور کے ایمان افروز ملفوظات سننا مبارک ہو۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریریں سننا مبارک ہو۔ خدمات دین کے لئے اپنے اندر نیا جوش پیدا کرنا مبارک ہو۔ دور دراز کے بھائیوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کرنا اور جماعت کے تعلقات اخوت کو مستحکم کرنا مبارک ہو۔ بالآخر دشمنان احمدیت اور مخالفان صداقت پر یہ ثابت کر دینا کہ ان کی شرارتیں، ان کی فتنہ پردازیاں ان کی ایذا رسانیاں جماعت احمدیہ کو خوفزدہ نہیں کر سکتیں۔ بلکہ ہر احمدی کی قوت عمل اور جذبۂ ایثار و قربانی میں اضافہ کا موجب بن رہی ہیں مبارک ہو۔

# تحریک جدید کے چندہ میں حصہ لینے والے

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ تحریک جدید کے چندوں کو بہت سے دوستوں نے سمجھا نہیں

(۱) بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ مالدار سے مراد وہ ہے جس نے روپیہ جمع رکھا ہوا ہو ایسا مالدار مسلمانوں میں شاذ ہوتا ہے۔ جو شخص اس دھوکے میں ہے وہ اپنے رب کے پاس جائیگا اور اپنے کو تہیدست پائیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے نعمت دی اور اس نے قدر نہ کی۔

(۲) بعض خیال کرتے ہیں۔ کہ جماعت کے کارکن تحریک کریں گے تو ہم حصہ لکھا دیں گے یا دیدینگے۔ انہیں یاد رہے۔ کہ اگر ان کی جماعت کے کارکن سست ہیں یا خود حصہ نہ لینے کے سبب تحریک کو دبا رہے ہیں۔ تو یہ جواب خدا تعالیٰ کے سامنے کافی نہ ہوگا۔ مومن خدا تعالیٰ کے سامنے خود ذمہ وار ہے

(۳) جماعتوں کو عادت ہے۔ کہ وہ اکٹھا چندہ بھجواتی ہیں۔ اس لئے جو کارکن جماعت میں تحریک کرکے مشترکہ فہرستیں نہ بھجوا سکیں۔ ان کا دیانتدارانہ فرض ہے۔ کہ جماعت میں اعلان کر دیں کہ ہم نے یہ کام نہیں کرنا جس نے بھجوانا ہو براہ راست بھجوائے۔ ہم جماعت کی اکٹھی لسٹ نہیں بھجوانی چاہتے

(۴) بعض آسودہ حال اسراف کی عادت کی وجہ سے بڑی قربانی نہیں کر سکتے۔ اور وہ لوگوں کی شرم سے تھوڑا حصہ بھی نہیں لیتے۔ یہ شرم انہیں اور بھی زیادہ نیکی سے محروم کردے گی۔

(۵) کوئی دوست اس چندہ کی تحریک کے لئے دوسرے پر اصرار نہ کریں۔ ہاں جو کارکن یا کارکنوں کی سستی کی صورت میں غیر کارکن ثواب حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ہر ایک سے پوچھ لیں کہ کیا وہ حصہ لینا چاہتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر لینا چاہتا ہے۔ تو کتنا۔ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک مجبور ہے اسے دق نہ کرو۔ اور جو شیطان کے ہاتھوں مجبور ہے۔ اسے اور زیادہ شرمندہ نہ کرو۔ یاد رکھو۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور ہو کر رہے گا۔

قضائے آسمانست ایں بہرحالت شود پیدا

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح

# زکوٰۃ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

"اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں۔ جو اُن پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو۔ تو ان کو سمجھنا چاہئے۔ کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں۔ اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع میں وارد ہے۔ وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے۔ جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض عین ہے۔ جو اسی راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جاوے۔"

(منقول از نشان آسمانی)

# کتاب اظہار الحق کے متعلق اعلان

کتاب اظہار الحق جو لوہی غلام احمد صاحب مجاہد نے شائع کی۔ اس کے متعلق ان کا خیال ہے کہ لوگوں میں ابھی تک یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اس کے خریدنے کی ممانعت ہے۔

لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ نظارت ھذا کی طرف سے اس کتاب کے خریدنے کے متعلق کوئی ممانعت نہیں ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

# ایک ضروری اعلان متعلق نامکمل وصایا

اس وقت ایک کافی تعداد دفتر ھذا میں ایسی وصایا کی پڑی ہے جن میں سے بعض کا چندہ شرط اول حسب حیثیت اور اکثر کی اُجرت اعلان وصیت [illegible] داخل خزانہ نہیں ہوئی۔ اور چند ایک کے متعلق تصدیقی فارم کی تکمیل نہیں ہوئی ایسے احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر براہ مہربانی وصایا کو مکمل کرنے اور رقوم ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

سکرٹری مجلس کارپرداز۔ مقبرہ بہشتی۔ قادیان

# سو سال کی عمر میں قبول احمدیت

جس انسان میں رشد اور ہدایت کا مادہ ہوتا ہے۔ خواہ وہ کیسے ہی قابل افسوس حالات میں سے گزرے۔ اور اس کی زندگی کتنی ہی تیرہ و تار ہو۔ خدا تعالیٰ اس کا انجام بخیر کر دیتا اور اسے صداقت کے قبول کرنے کا موقعہ عطا کر دیتا ہے۔

حال میں ایک شخص حاجی الہی بخش صاحب گوردایا موضع ہرچوکے ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت کا خط موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ "میں آج اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوا صدق دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ کو نبی مانتا ہوں اور آپ کے تمام دعاوی پر صدق دل سے یقین رکھتا ہوں۔ آج میں اپنے آپ کو حضور کی غلامی میں داخل کرتا ہوں حضور میری بیعت قبول فرمائیں اور نیز میری استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ میری عمر اس وقت تقریباً سو سال ہے۔"

اس کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا۔ "اس عمر میں ہدایت آپ کیلئے مبارک اور جماعت کے لئے خوشی کا موجب ہے۔"

# فیروز پور میں سناتن دھرم سبھا کی مذہبی کانفرنس

۲۲ دسمبر سناتن دھرم سبھا فیروزپور شہر کی طرف سے ایک مذہبی کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں شہر کے چند مذاہب کے نمائندوں نے "مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے" کے موضوع پر اپنے اپنے مذہبی نقطہ خیال سے ۲۰-۲۰ منٹ تقریریں کیں۔ مسلمانوں کی طرف سے صرف جماعت احمدیہ مدعو تھی۔ بابو فیض الحق خانصاحب احمدی نے مضمون پڑھا۔ پبلک نے نہایت توجہ کے ساتھ مضمون سنا۔ (نامہ نگار الفضل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۷۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ رمضان ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲



# رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ ناظر تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ

یہ رمضان کا مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن شریف کے نزول کی ابتداء ہوئی۔ اور جسے خدا تعالیٰ نے روزے جیسی بابرکت عبادت کے لئے مخصوص کیا ہے۔ اور اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ رمضان کے مہینہ میں خدا اپنے بندوں سے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ یعنی اپنے قرب کے دروازے ان کے لئے خاص طور پر کھولتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ بندہ بھی خدا کی آواز پر کان دھرے۔ اور اس پر ایمان لانے کے حق کو ادا کرے۔ پس روحانی رنگ میں ترقی کرنے کے لئے یہ ایک خاص مہینہ ہے۔ اور وہ شخص بدقسمت ہے۔ جو اس مہینہ کو پاتا ہے۔ اور پھر ترقی کی طرف قدم نہیں اٹھاتا۔ اسی تحریک کی غرض سے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ؑ ایدہ اللہ بنصرہ نے گذشتہ دو جمعوں میں جماعت کو رمضان کی برکات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور میرے اس نوٹ کی بھی غرض یہی ہے۔ کہ احباب سے یہ تحریک کروں۔ کہ حضرت امیر المومنین کے خطبوں کو غور کے ساتھ مطالعہ کریں۔ اور ان پر کاربند ہو کر تقرب الٰہی کے لئے ساعی ہوں۔ رمضان کے متعلق مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:۔

۱- جن لوگوں پر روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور بیمار یا مسافر نہیں وہ ضرور روزہ رکھیں۔ اور روزہ کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کریں۔

۲- رمضان میں نماز تہجد کا خاص طور پر اہتمام کیا جائے خواہ باجماعت تراویح کے رنگ میں یا علیحدہ طور پر گھر میں۔

۳- روزہ رکھنا صرف بھوکے اور پیاسے رہنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایام درحقیقت تمام قوائے جسمانی پر گویا ایک بریک لگانے کی غرض سے رکھے ہیں۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ ان ایام میں جملہ نفسانی اور جسمانی طاقتوں کو خاص طور پر ضبط میں رکھیں۔ تاکہ روحانی اور باطنی طاقتوں کو نشوونما پانے کا موقعہ میسر آسکے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ اصل روزہ دل کا ہے۔ پس سب سے زیادہ توجہ دل کے خیالات وجذبات کو پاک کرنے کی طرف ہونی چاہیئے۔

۴- چونکہ اس مہینہ کو خصوصیت کے ساتھ قرآن شریف کے نزول کے ساتھ تعلق ہے۔ اس لئے ان ایام میں قرآن شریف کی تلاوت اور اس کے معانی میں تدبر کرنے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیئے۔

۵- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں خصوصیت کے ساتھ زیادہ صدقہ وخیرات کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے متعلق حدیث میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ رمضان میں آپ کی حالت صدقہ وخیرات کے معاملہ میں ایسی ہوتی تھی۔ کہ گویا ایک زور کے ساتھ چلنے والی ہوا ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ اور دراصل روزہ میں ضبط نفس۔ اور قربانی کی جو تعلیم دی گئی ہے۔ اس کا منشا کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اپنی ضروریات سے کاٹ کر غرباء کی مدد نہ کی جائے۔

۶- چونکہ روزہ کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ انسان خدا کی آواز کو سنے۔ اور اس پر ایمان لائے۔ اس لئے اس مہینہ میں خصوصیت کے ساتھ قرآن شریف کے اوامر و نواہی کو تلاش کر کے ان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اگر احباب غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ قرآن شریف کے بہت سے احکام ایسے ہیں۔ جن پر عمل کرنے کی انہوں نے کبھی کوشش نہیں کی۔ اور نہ ہی ان پر عمل کرنے کا موقعہ تلاش کیا ہے۔ اسی طرح کئی نواہی ایسی ملیں گی۔ جن کے متعلق انسان غفلت کی حالت

## تحریک جدید کی تشریح

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱- دوست اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ چندہ کی نئی تحریکیں جن کی میزان ساڑھے ستائیس ہزار بنتی ہے۔ اور جن کا مطالبہ گزشتہ خطبات میں جماعت سے کیا گیا ہے۔ وہ صرف پہلے سال کیلئے ہیں۔

۲- یہ تحریکات نئے سرے سے تین سال تک پہلا سال ختم ہونے پر دوبارہ شائع ہوتی رہیں گی صرف فرق یہ ہوگا۔ کہ آئندہ دو سالوں میں ساڑھے بائیس ہزار سالانہ کی تحریک کی جائے گی۔

۳- جنہوں نے اس سال چندہ دیا ہے۔ یا اس کا وعدہ کیا ہے۔ وہ مجبور نہیں ہونگے۔ کہ آئندہ سالوں کی تحریکات میں ضرور حصہ لیں۔ یا اتنا ہی حصہ لیں۔ جتنا اس سال لیا ہے۔ بلکہ یہ ان کے اخلاص اور ان کی اس وقت کی مالی حالت پر منحصر ہوگا۔

۴- بہر حال اس وقت جو دوست چندہ لکھوا رہے ہیں۔ یا لکھوائیں گے۔ وہ اسی سال کا چندہ ہوگا۔ نہ کہ تینوں سالوں کا۔ اس لئے جو دوست قسط وار چندہ کی رقم پوری کرنا چاہیں ان کی قسطیں پہلے بارہ ماہ کے اندر ختم ہو جانی چاہئیں۔ اور جو یکمشت دیں۔ وہ سمجھ لیں۔ کہ انہوں نے پہلے سال کی تحریک کا چندہ دیا ہے۔ نہ کہ تین سالوں کا۔

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح

میں گزر جاتا ہے۔ پس رمضان میں خاص طور پر قرآن شریف کے اوامر و نواہی کو مطالعہ کر کے ان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے۔ تاکہ ان برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔ جو خدا کی طرف سے رمضان کے مبارک مہینہ میں رکھی گئی ہیں ؂

۷۔ مگر ایک عمومی کوشش کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ رمضان میں اپنی کسی خاص کمزوری کو خیال میں رکھ کر اس کے متعلق دل میں یہ عہد کرے۔ کہ وہ آئندہ خدا کی توفیق سے اس سے خاص طور پر بچنے کی کوشش کرے گا اس سے بھی احباب کو فائدہ اٹھانا چاہیئے ؂

۸۔ اس زمانہ میں لوگوں نے رمضان کو ضبط نفس۔ اور قربانی کا ذریعہ بنانے کی بجائے اسے عملاً تعیش کا آلہ بنا رکھا ہے۔ چنانچہ سحری اور افطاری کے متعلق خاص اہتمام کئے جاتے ہیں۔ اور بجائے کم خوری۔ اور سادہ خوری کے رمضان میں غذا کی مقدار اور غذا کی اقسام اور بھی زیادہ کر دی جاتی ہیں۔ یہ طریق رمضان کی روح کے بالکل منافی ہے۔ پس احباب کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کا رمضان ان کے لئے کسی رنگ میں تعیش کا ذریعہ نہ بنے۔ بلکہ یہ دن خاص طور پر سادگی۔ اور ضبط نفس کی حالت میں گزریں۔ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گزشتہ خطبات میں خوراک کے متعلق جو ہدایات دی گئی ہیں۔ ان پر رمضان میں خصوصیت سے عمل ہونا چاہیئے ؂

۹۔ رمضان کا مہینہ خاص طور پر نیک تحریکات کے قبول کرنے کا زمانہ ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ اس زمانہ میں اسلام اور سلسلۂ احمدیہ کی ترقی کی تدابیر سے بڑھکر اور کوئی تحریک نہیں ہوسکتی۔ پس اس مہینہ میں احباب کو خاص طور پر اس سکیم کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ جو حضرت امیر المومنین رض نے گزشتہ خطبات میں جماعت کے سامنے پیش فرمائی ہے ؂

۱۰۔ رمضان کو قبولیت دعا کے ساتھ ایک خصوصی تعلق ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اس مبارک مہینہ میں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ ان ایام میں سلسلۂ احمدیہ کی مخالفت جس رنگ میں۔ اور جس وسیع پیمانہ پر کی جارہی ہے۔ اس کی مثال کسی جہت سے اس سے پہلے زمانہ میں نہیں ملتی۔ یہ مخالفت یقیناً خدا کے آنے والے انعامات کے لئے پیش خیمہ کے طور پر ہے۔ مگر ضروری ہے۔ کہ ہم لوگ نہ صرف اپنے عمل سے بلکہ اپنی دعاؤں سے بھی اس کے جاذب بنیں۔ پس ان روزوں کے ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور ہم کو اس رستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ جو اس کی رضا۔ اور فلاح کا رستہ ہے۔ آمین



# کس کس رقم سے تحریک جدید میں شمولیت کیجا سکتی ہے

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

۱۔ چار تحریکات ہیں۔ دو کے لئے سو سو اور دو کے لئے پچاس پچاس کی رقم آسودہ حال لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ پس جو شخص کم سے کم حصہ پوری مقدار پر لینا چاہے۔ یا لے سکتا ہو۔ اسے تین سو روپیہ یا اس سے زائد پہلے سال کی تحریک میں چندہ دینا چاہیئے

۲۔ جو شخص اس قدر توفیق نہ رکھتا ہو۔ وہ سو روپیہ کسی ایک مد میں چندہ دے کر باقی مدات میں تھوڑی تھوڑی رقوم دے کر ساری تحریکات کے ثواب میں حصہ لے سکتا ہے ؂

۳۔ تیسرے درجہ پر یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ سو روپیہ سب تحریکات میں دیدے ؂

۴۔ جو لوگ آسودہ حال نہیں۔ یا جن کی موجودہ حالت اچھی نہیں۔ وہ سو سے کم بھی چندہ دے سکتے ہیں۔ یہ لوگ اگر پورا حصہ لینا چاہیں۔ تو یوں لے سکتے ہیں۔ کہ دس دس کی دونوں تحریکات میں بیس بیس۔ اور پانچ پانچ کی دونوں تحریکوں میں دس دس کی رقوم ادا کر دیں۔ یہ ساٹھ روپیہ ہوا۔ ان سے کم توفیق والے دوست ہر تحریک میں دس دس اور پانچ پانچ دے کر تیس روپیہ کی رقم سے اس میں شامل ہوسکتے ہیں ؂

۵۔ جو لوگ سب تحریکوں کے ادنےٰ درجہ میں بھی شامل نہ ہوسکیں وہ تین یا دو یا ایک میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ یعنے خواہ دونوں دس دس اور دونوں پانچ پانچ والیوں میں سے کوئی سی تین یا دو۔ یا ایک چن کر اس میں شامل ہو جائیں ؂

۶۔ قادیان کے غرباء اس طرح بھی کر رہے ہیں۔ کہ اگر اکٹھے دس یا پانچ نہیں دے سکتے۔ تو دس دس پانچ پانچ مل کر ایک روپیہ ماہوار یا آٹھ آنہ ماہوار ڈال کر ہر ماہ میں قرعہ ڈال لیتے ہیں۔ اور اسکی رقم قرعہ والے کے نام سے جمع کرا دیتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے لئے بھی اس وقت نام اور رقم لکھوانا ضروری ہے ؂

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح

# رمضان کے مبارک ایام اور قادیان کی برکات

جن احباب کو خدا تعالےٰ نے اس دفعہ سالانہ جلسہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ انہیں رمضان کے مبارک ایام میں قادیان کے برکات سے خاص طور پر متمتع ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تہجد کی نماز کا پورا التزام رکھنا چاہیئے۔ اور اسلام کے غلبہ اور احمدیت کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہیئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا کی جائے ؂

# رمضان قومی ترقی کے لئے ضروری چیز ہے

## از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۴ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل آیت پڑھی۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

اور پھر فرمایا۔ کہ

روزے ایک ایسی ضروری چیز ہیں۔ کہ کوئی مذہب دنیا کا ایسا نہیں۔ جس میں ان پر زور نہ دیا گیا ہو۔ گو روزوں کی تعداد میں فرق ہو۔ اور ہے۔ گو روزہ رکھنے کے طریق میں فرق ہو۔ اور ہے مگر بہر حال روزہ کسی نہ کسی صورت میں

### ہر مذہب میں

موجود ہے۔ یہودیوں میں بھی روزے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی ہیں۔ زرتشتیوں میں بھی ہیں۔ اور ہندوؤں میں بھی ہیں۔ اور اب تو

### ایک نئی قسم کا روزہ

نکل آیا ہے۔ جو کانگرس والے رکھتے ہیں۔ یعنی کسی سے جھگڑا ہوا۔ تو کھانا کھانا چھوڑ دیا۔ بہر حال یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزہ ایک ایسا

### روحانی ذریعہ

ہے۔ کہ اس کی اہمیت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ پس وہ چیز جس کی اہمیت کا کسی کو بھی انکار نہیں۔ اس کی اہمیت کا انکار بھلا وہ قوم کس طرح کر سکتی ہے۔ جو

### اللہ تعالےٰ کے تازہ کلام کی حامل

ہو۔ ہر مومن جب ایمان لاتا ہے۔ اور جب اپنے رب سے تعلق پیدا کرتا ہے تو گویا زبان سے یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ اب ایسے نیک کام کرے گا۔ جو دنیا پہلے نہیں کرتی تھی۔ ورنہ جو نیکیاں دنیا پہلے ہی کر رہی تھی۔ ان کے کرنے کے لئے اس کے آگے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں جب

### پہلی وحی

نازل ہوئی۔ تو اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے نیز اپنی ذمہ داریوں کے احساس کی وجہ سے اور ان کے خطرات کو محسوس کرتے ہوئے آپ اپنی وفادار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس مشورہ کرنے گئے۔ اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے یہی کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جب یہ ذمہ داری آپ پر ڈالی ہے۔ تو ضرور اس کے بجالانے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو الہام ہوتے ہیں۔ وہ یا تو انعامی ہوتے ہیں۔ یا امتحانی کبھی تو اللہ تعالےٰ اپنے بندے پر اس کا امتحان لینے کے لئے الہام نازل کرتا ہے۔ تا اس کے اندر جو شر ہو۔ وہ ظاہر ہو جائے۔ اور کبھی الہام اس لئے نازل کرتا ہے۔ کہ اپنے بندے کو اونچا کرے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابداً یعنی اللہ تعالےٰ آپ کو ہرگز ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ اگر آپ کا یہ خیال ہو۔ کہ یہ الہام امتحانی ہے۔ تو میں اسے نہیں مان سکتی۔ میں چونکہ آپ کی ذات سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ اس لئے میں

### خدا کی قسم کھا کر

کہتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ اور ایسا نہ ہونے کی بناء آپ نے جن اخلاق پر بتائی۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ تکسب المعدوم یعنی دنیا سے جو نیکیاں معدوم ہو چکی ہیں۔ وہ آپ سے ظاہر ہو رہی ہیں۔

### نیا سلسلہ قائم کرنے کی غرض

یہی ہو سکتی ہے۔ کہ کوئی ایسی چیز جو پہلے موجود نہیں۔ اب اس کے ذریعہ قائم کی جائے۔ لیکن اگر وہ پہلے ہی موجود ہو۔ تو اتنی مصیبتیں اور اتنی تکلیفیں اٹھانے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ اور جس جماعت کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ وہ معدوم اخلاق قائم کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ وہ ان نیکیوں کا جو اس سے پہلے موجود تھی۔ کیا انکار کر سکتی ہے۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا تعالےٰ نے فرمایا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم۔ کہ روزے ایسی نیکی ہے۔ جو تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کی گئی تھی۔ اور وہ بھی اسے بجالاتے رہے ہیں۔ پس

### روزے کوئی نئی نیکی نہیں

جو تمہارے ذریعہ سے قائم کی جارہی ہے۔ بعض نئی نیکیاں تمہارے ذریعہ سے بھی قائم کی جائیں گی۔ اور وہی تمہارا اصل مقصد ہیں۔ مگر روزے کوئی نئی نیکی نہیں۔ روزے تو دنیا میں سب رکھتے ہیں حتیٰ کہ کافر بھی رکھتے ہیں۔ پس تم کو ان سے بہتر طریق پر روزے رکھنے چاہئیں۔ نہ یہ کہ اس میں تمہاری طرف سے کسی قسم کی کمزوری ظاہر ہو۔ پھر فرمایا لعلکم تتقون۔ یاد رکھو یہ مصیبت نہیں اگر کوئی دکھ کی چیز ہو۔ تو انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ میں دکھ میں کیوں پڑوں۔ مگر فرمایا روزہ تمہارے لئے

### تقوےٰ کا باعث

ہیں۔ اور گو بظاہر یہ ہلاکت کا ذریعہ معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ انسان فاقہ کرتا ہے۔ جاگتا ہے بے وقت کھاتا پیتا ہے۔ جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ پھر ساتھ ہی اس کے یہ احکام ہیں۔ کہ صدقہ و خیرات زیادہ کرو۔ غرباء کی پرورش کا زیادہ خیال رکھو۔ گویا ایک طرف جسمانی اور دوسری طرف مالی نقصان ہے۔ رمضان میں انسان اپنے مال سے آپ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ روزہ سے ہوتا ہے۔ لیکن

### دوسروں پر خرچ

کرتا ہے۔ ان دنوں میں وہ ایک طرح اپنے مال کا متولی بن جاتا ہے۔ اپنے لئے صرف قوت لایموت مہیا کرتا ہے۔ اور دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ پھر فرمایا الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ یعنی جس میں طاقت ہو۔ وہ غریبوں کو کھانا کھلائے بظاہر یہ سب

### تباہی کے سامان

ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لعلکم تتقون۔ یہ تمہاری

### ترقی کا ذریعہ

ہے۔ نجاتِ اخروی کا باعث نہیں بتایا۔ بلکہ تتقون فرمایا ہے یعنی تمہارے دینی اور دنیوی دو نو قسم کے فوائد اور کامیابیاں اس میں ہیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ کون سے فوائد ہیں۔ جو روزے سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے فوائد بیسیوں ہیں۔ مگر میں ان سب کو اس وقت گنا نہیں سکتا۔ اور اس وقت صرف

### ایک روحانی فائدہ

کا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ روزہ سے انسان خدا تعالےٰ سے مشابہت اختیار کرتا ہے

### خدا تعالےٰ کی ایک صفت

یہ ہے کہ وہ نیند سے بری ہے۔ انسان ایسا تو نہیں کرتا۔ مگر اپنی

نیند کے ایک حصہ کو روزوں میں خدا کے لئے قربان ضرور کرتا ہے سحری کھانے کے لئے اٹھتا ہے۔ تہجد پڑھتا ہے۔ عورتیں جو روزہ نہ بھی رکھیں۔ وہ سحری کے انتظام کے لئے جاگتی ہیں۔ کچھ وقت دعاؤں میں اور کچھ نمازوں میں جاگنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح رات کا بہت کم حصہ سونے کے لئے باقی رہ جاتا ہے۔ اور کام کرنے والوں کے لئے تو دو تین ہی گھنٹے نیند کے لئے باقی رہ جاتے ہیں۔ اس طرح انسان کو اللہ تعالےٰ سے ایک مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ

## کھانے پینے سے پاک

ہے۔ انسان کھانا پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا۔ مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالےٰ سے وہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کر لیتا ہے۔ کیونکہ وہ کچھ عرصہ کھانا نہیں کھاتا۔ پھر جس طرح اللہ تعالےٰ سے

## خیر ہی خیر

ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص غیبت۔ چغلی۔ بدگوئی وغیرہ بری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا۔ اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے۔ کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو۔ اور وہ غیبت۔ چغلی لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے۔ اس طرح اس حد تک خدا تعالےٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔ جس حد تک ہو سکتی ہے۔ اور یہ ایک ظاہر بات ہے۔ کہ ہر چیز

## اپنی مثل کی طرف

دوڑتی ہے۔ فارسی میں مشہور ہے۔ کند ہمجنس با ہمجنس پرواز۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے۔ کہ میں ایک دفعہ ایک ضروری کام کے لئے کہیں جا رہا تھا۔ کہ ایک کوے اور ایک کبوتر کو اکٹھے بیٹھے دیکھا۔ میں حیران ہوا۔ کہ ان کا آپس میں کیا جوڑ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ مجھے ضروری کام تھا۔ مگر اسے کسی اور کے سپرد کر دیا۔ اور خود یہ معلوم کرنے کے لئے وہیں بیٹھ گیا۔ ہر شخص اسے نہیں سمجھ سکتا۔ مگر یہ ہے صحیح جو کچھ انہوں نے لکھا۔ وہ لکھتے ہیں۔ میں نے اس کام کو سورۃ فاتحہ کے سپرد کر دیا۔ اور خود وہیں بیٹھا رہا۔ جب وہ دونوں اڑے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ

## دونو لنگڑے

تھے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ دونوں ملکر بیٹھے تھے۔ تو مشابہت آپس میں تعلق پیدا کر دیتی ہے۔ اور جو انسان خدا جیسا بننے کی کوشش کرے۔ خدا تعالےٰ اسے ہلاک اور برباد ہونے سے بچاتا۔ اور اس کا محافظ ہو جاتا ہے۔ پس روزہ کا

## ایک روحانی فائدہ

یہ ہے۔ کہ انسان کا خدا تعالےٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ خود اس کا محافظ بن جاتا ہے*

جسمانی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ انسان میں

## قربانی کا مادہ

غریبوں کی ہمدردی کا مادہ۔ تکالیف کی برداشت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ انسان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں ہوتی ہیں۔ مگر وہ کھاتا نہیں۔ اس لئے کہ خدا نے منع کیا ہے۔ اور چیز میسر ہوتے ہوئے اسے خود استعمال نہ کرنے بلکہ دوسروں کے لئے استعمال کرنے سے ہی قربانی کا مادہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور یہ

## قومی ترقی کا ایک بڑا گر

ہے۔ کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی قومی تباہیاں اسی وقت آتی ہیں۔ جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے۔ کہ ان کی اپنی چیزیں انہی کی ہیں۔ دوسروں کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کا حق انہی کو ہے۔ جن کو دی گئی ہیں۔ غور کرو خدا تعالیٰ نے جس کو اچھی صحت دی ہو۔ اسے اچھی بھوک لگتی۔ اور اچھی طرح نیند آتی ہے۔ وہ اگر اپنے کسی عزیز بیمار سے کہے۔ کہ میں ان چیزوں کو کیوں استعمال نہ کروں۔ اور کیوں ان سے فائدہ نہ اٹھاؤں۔ جب خدا نے مجھے دی ہیں۔ اور اس طرح بیمار کو تڑپتا چھوڑ کر اس کے رشتہ دار سو جائیں۔ کیسا بُرا نتیجہ نکلے گا۔ اور اس گر کو کہ جسے کوئی چیز حاصل ہو۔ اسی کو اس سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔ اگر صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ تو

## کتنی بڑی مصیبت

دنیا میں آجائے۔ زمیندار اس گر کو استعمال کر کے دیکھیں۔ چند ہی دنوں میں ان کا زمیندارہ بند ہو جائے گا۔ ہر زمیندار کی زمین رستوں پر نہیں ہوتی۔ اسے اپنے کھیتوں میں جانے کے لئے دوسرے کے کھیتوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اب اگر ہر زمیندار لٹھ لے کر کھڑا ہو جائے۔ کہ میں کسی کو گزرنے نہ دوں گا۔ تو چند ہی دنوں میں کام بند ہو جائے۔ دس بیس کھیت ہی شائد بچ سکیں۔ جو رستوں پر واقع ہوں۔ پس یہ اصول غلط ہے۔ کہ فلاں چیز میری ہے۔ اس لئے میں ہی اسے استعمال کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

## دنیا کے نظام کی بنیاد

اس اصل پر ہے۔ کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے۔ اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔ روپیہ ہمارا ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں ہماری ہیں۔ مگر حکم یہ ہے۔ کہ دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچاؤ۔ اور کھلاؤ کیونکہ اس سے

## دنیا کے تمدن کی بنیاد

قائم ہوتی ہے۔ پھر امیروں کو روزہ سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب اس تھوڑے سے وقت میں بھوک کی وجہ سے اس قدر تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ تو ان غریبوں کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ جن پر ہمیشہ ہی یہ حالت رہتی ہے۔ امراء کے ہاں تو افطار کے لئے عصر سے بلکہ ظہر سے ہی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ کہیں بادام اور پستے پیسے جا رہے ہیں۔ کہیں بالائی آرہی ہے۔ کہیں مٹھائیاں تیار ہو رہی ہیں اگر گرمی کا موسم ہو۔ تو برف اور لیمن وغیرہ مہیا کیا جاتا ہے بیسیوں قسم کے کھانے تیار ہوتے ہیں۔ پھر بھی وہ روزہ کو ایک احسان سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ

## ایک بڑی مصیبت

تھی۔ گرمی کے موسم میں دن چڑھتے ہی پیاس کی شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ اور وہ یوں سمجھتے ہیں۔ کہ روزہ رکھ کر ہم نے گویا

## دنیا پر ایک احسان

کیا ہے۔ ایسے لوگوں کو یہ احساس ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ غریب ہیں۔ اور جن کے گھروں میں کھانے کو کچھ نہیں ہوتا۔ ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ کوئی اس سے فائدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ایک حجت قائم کر دیتا ہے۔ تا

## قیامت کے دن

وہ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ ہمیں تو کوئی پتہ ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں فرمائیگا۔ کہ سردیوں میں رمضان آیا۔ اور تم نے تکلیف محسوس کی۔ گرمیوں میں آیا۔ اور تم نے تکلیف محسوس کی۔ مگر یہ خیال نہ آیا۔ کہ جنہیں کھانے کو نہ سردیوں میں ملتا ہے۔ نہ گرمیوں میں۔ ان کی کیا حالت ہوتی ہوگی۔ پس رمضان ہر شریف آدمی کے دل میں احساس پیدا کر دیتا ہے۔ اور برے آدمی کے دل پر حجت قائم کر دیتا ہے۔

## شریف آدمی

تو اس سے غرباء کی حالت کا احساس کرتا۔ اور ان کی خبر گیری کی کوشش کرتا ہے۔ مگر

## شریر آدمی

پر اس سے حجت قائم ہو جاتی ہے۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور وہ یہ نہ کہہ سکے۔ کہ مجھے معلوم نہ تھا۔ بھوک پیاس کی کیا تکلیف ہوتی ہے اسی طرح روزہ سے

## مصیبت برداشت کرنیکی عادت

پیدا ہوتی ہے۔ لڑائیوں جنگوں اور دینی کاموں میں انسان کو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ فاقے کرنے پڑتے ہیں۔ جاگنا پڑتا ہے۔ اور یہ سب عادتیں رمضان میں پیدا ہوتی ہیں*

گرمیوں کے دنوں میں روزہ دار

## صبح سے شام تک بھوکا پیاسا

رہتا ہے۔ راتوں کو اٹھتا ہے۔ اور انسان کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ جو تکلیف وہ عام حالت میں برداشت کر سکتا ہے۔ اس سے کئی گنا زیادہ غیر معمولی حالات میں برداشت کر سکتا ہے۔ اور جب روزہ میں انسان کو ۱۲-۱۴ گھنٹے بھوکا پیاسا رہنے کی عادت ہو۔ تو دین کے لئے اگر ضرورت پڑے۔ تو اس سے دوگنی تکلیف برداشت کر سکتا ہے۔ پس روزہ سے بھوک پیاس کی برداشت کی عادت ہوتی ہے۔ اور دین کے لئے

## تکالیف برداشت کریگا

حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ غرض رمضان قومی ترقی کیلئے ضروری چیز ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم نے رمضان اس لئے نازل
کیا ہے کہ تاتم

## دینی و دنیوی دونو قسم کی ترقیات

حاصل کرسکو۔ جو قومیں صرف خورونوش میں لگ جاتی اور اس
میں روپیہ صرف کرنا شروع کردیتی ہیں۔ وہ ہمیشہ تنزل کی طرف
جاتی ہیں۔ زیادہ کھانا۔ زیادہ پینا۔ زیادہ سونا اور زیادہ
باتیں کرنا۔ صوفیاء کے نزدیک روحانی ترقی میں روکیں ہیں
جو لوگ زیادہ باتیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ ضرور

## بیہودہ باتیں

بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر وقت علمی باتیں ہی نہیں کی جاسکتیں
اور ہر وقت علمی باتیں سننے والے بھی نہیں مل سکتے۔ ایسے
لوگ عام طور غیبت اور چغلی کرتے ہیں۔

## زیادہ سونے والے

الہام الٰہی متمتع نہیں ہو سکتے۔ الہام سے متمتع ہونے کے
لئے تھوڑی نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ
آج کل جو لوگ روحانیات کے ماہر کہلاتے ہیں۔ وہ اس
کے الٹ کہتے ہیں۔ اور یہی ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ
جس الہام سے بحث کرتے ہیں۔ وہ خدائی نہیں ہوتا۔ وہ کہتے
ہیں۔ کہ الہام ان لوگوں کو ہوتا ہے۔ جو گہری نیند سوتے ہیں
مگر الٰہی الہام کے لئے نیند میں کمی ضروری ہے۔ ذکاوت
حس کے لئے۔

## خوراک میں کمی

ضروری ہے۔ کم بولنا تقویٰ میں ممد ہے۔ جو لوگ کم کھاتے
ہیں۔ ان کے احساسات بہت تیز ہوتے ہیں۔ جتنا زیادہ
کھایا جائے۔ اتنا ہی زیادہ دماغ میں خمار رہتا ہے۔ اور یہ ساری
باتیں رمضان میں حاصل ہوتی ہیں۔ روزہ دار کو غیبت چغلی
اور لڑائی جھگڑے سے خاص طور پر منع کیا گیا ہے۔ اس لئے
وہ کم بولتا ہے۔ چونکہ رات کو جاگنا پڑتا ہے اس لئے نیند
بھی کم ہو جاتی ہے۔ کھانا پینا بھی کم ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ
روحانی ترقی کے جتنے ذرائع ہیں۔ وہ سب کے سب رمضان
میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر رمضان میں ایک وقت کی بھی برکت
ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی عادت تو نہیں۔ مگر اس میں
عادت سے مشابہت ضرور ہے۔ انسان کی طرح اس کی
آنکھیں نہیں۔ مگر وہ بصیر ضرور ہے۔ اس کے کان نہیں مگر
سمیع ہے۔ وہ کھاتا پیتا نہیں۔ مگر کھانے سے اسے مشابہت
ضرور ہے۔ گو اس میں عادت نہیں۔ مگر عادت جیسی بات ہے۔
یعنی جب وہ ایک کام کرتا ہے۔ تو اسے پھر دوہراتا ہے۔

انسانوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو
پیر یا ہاتھ ہلانے کی عادت ہوتی ہے اور وہ بار بار ہلاتے
ہیں۔ اور عادت کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ کوئی بات بار
بار کی جاتی ہے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ میں بھی ہے کہ جب وہ

## ایک خاص موقعہ پر

اپنا فضل نازل کرتا ہے۔ تو اسی موقعہ پر بار بار فضل کرتا ہے
یہ بات قانون قدرت میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ
کی اس صفت کے ماتحت چونکہ رمضان کے مہینے میں
قرآن نازل ہوا تھا۔ اس لئے اگر اس رسول کی اتباع کی
جائے جس پر قرآن نازل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ کی عادت
سے مشابہت رکھنے والی صفت کے ماتحت ان لوگوں کو
جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت کی وجہ سے
دنیا سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ اور دنیا میں رہتے
ہوئے بھی اس سے تعلقات نہیں رکھتے۔ کھانے پینے
سونے میں کمی کرتے ہیں بے ہودہ گوئی وغیرہ سے پرہیز
کرتے ہیں۔ ان کو الہام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے
الہام کے لئے اس مہینہ کو خصوصیت سے چنا ہے۔ حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ پھر بہار آئی خدا
کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس میں بھی وہی عادت والی بات
بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ بہار میں اپنی

## رحمت کی شان

دکھائی تھی۔ اس لئے پھر جب وہ موسم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
کی رحمت کی شان کہتی ہے کہ اب کے بندے کیا کہیں گے
اس لئے پھر ہم دکھاتے ہیں۔ اور اگر بندے اس سے فائدہ
اٹھائیں۔ تو اگلی بہار میں پھر وہی انعام نازل ہوتا ہے۔ تو جو
صفت الٰہی عادت کے مشابہ ہے وہ کلام الٰہی کو اگر درخت
تصور کر لیا جائے۔ تو ہر رمضان میں وہ اسے جھنجھوڑتی ہے
اور اس سے

## تازہ بتازہ پھل

حاصل ہوتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے
کہ رمضان اور اس کی روح سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جس
کی طرف میں نے رمضان کے آنے سے پہلے بھی توجہ دلائی
تھی۔ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور ایسے رنگ میں اپنی زندگی کو ڈھالیں کہ نمونہ
کیلئے ہو جائیں وہ زندگی کو کھانے پینے اور پہننے کے لئے ہی وقف نہ سمجھیں
اگر دین نہ ہو۔ تو عورتوں کی زندگیاں تو بالخصوص جانوروں
کی سی ہوتی ہیں۔ وہ عورتیں جن کے ہاں نوکر چاکر نہ ہوں۔
صبح اٹھتے ہی

## کھانے پکانے کی فکر

میں لگ جاتی ہیں۔ اس ہنڈیا میں نمک زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے
میاں کے لئے فلاں بھجیا بنالوں۔ بچہ یہ چیز نہیں کھاتا۔ اس کے
لئے یہ بنالوں۔ اسی طرح ان کا دن کٹتا ہے۔ اور ان کی رات
سونے یا بچوں کی خبر گیری میں صرف ہو جاتی ہے۔ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی کو مرد کا آدھا دھڑ قرار دیا
ہے۔ اور جس کے گھر میں دین نہ ہو۔ اس کا گویا آدھا دھڑ
قیامت کے دن مارا ہوا ہوگا۔ جس کی بیوی

## دین کی طرف توجہ

نہیں کرتی۔ اور کھانے پینے میں ہی لگی رہتی ہے۔ وہ قیامت
کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے کیا لے کر کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ
اسے کہے گا۔ کہ تمہارے جسم کو ترقی دینے کے لئے ہم نے جو
چیز دی تھی۔ وہ تم نے مفلوج کر دی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک
شخص خود تو نیک ہو۔ مگر بیوی کو نیکی سے محروم رکھے۔ صرف
اس لئے کہ کھانا مزیدار پکے۔ تو عورتوں کو دین سے محروم رکھنے
کے کئی نقائص ہیں۔

## رمضان سے فائدہ اٹھانیکے لئے

میں نے جو تحریک کی ہے۔ اس میں زمیندار بھی شامل ہو سکتے ہیں
اور یہ ایک ایسی آسان سکیم ہے۔ کہ ان کے لئے مفت
کرم داشتن والا معاملہ ہے۔ دنیا خواہ ایسی باتوں کو حقیر سمجھے
مگر خدا تعالیٰ بڑا نکتہ نواز ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک مجلس میں یہ بات بیان فرما رہے تھے۔ کہ

## قیامت کے دن

یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ اور میرے لئے اللہ تعالیٰ نے خاص
درجے رکھے ہیں۔ ایک شخص اس وقت کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ
دعا کیجئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ رہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں
ایسا ہی ہوگا۔ اب اس نے کیا قربانی کی تھی۔ سوائے اس کے
کہ کھڑے ہو کر ایک بات کہہ دی تھی۔ اسی مجمع میں کئی لوگ ایسے
موجود تھے۔ جن کی قربانیاں اس سے بہت بڑھی ہوئی تھیں مگر
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا یہ شخص خواہش رکھتا ہے اس لئے ہم
اس کی خواہش پوری کرتے ہیں۔ اس پر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے
اور کہا یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ بس
اب نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ بڑا نکتہ نواز ہے۔ اگر ایک شخص پر
اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی ایک حالت وارد ہو۔ مگر جب
مطالبہ کیا جائے۔ تو وہ بھی کھڑا ہو کر کہے کہ میں بھی شامل ہوں۔ تو وہ بھی
ضرور شامل ہو جاتا ہے۔ پس رمضان نے تمہیں

## زندگی کا صحیح طریق

بتایا ہے۔ اور جب کسی قوم پر خاص حالات ہوں۔ تو اس
طریق سے ادھر ادھر ہونا ہلاکت ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ہر وقت
ہی اچھے کھانے کھانا ناجائز ہے۔ جب قوم کے افراد ترقی پر
ہوں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن

## مصیبت کے زمانہ میں

ایسا کرنا ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ اور ایسے زمانہ میں ہر فرد قوم سے یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ قربانی کرے۔ اور یہ بوجھ ایسا نہیں کہ کوئی کہہ سکے میں نہیں اٹھا سکتا۔ اس لئے سب کو اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ سوائے بیماروں کے۔ بعض لوگ بیماروں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ حالانکہ اس کی ضرورت نہیں۔ ایک مسلول کے لئے ضروری ہے۔ کہ دودھ۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے۔ غرضکہ تمام ہلکی اور لطیف اغذیہ کا استعمال کرے۔ کیونکہ اس کے لئے یہی علاج ہے۔ اور اس کے لئے یہی حکم ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے۔ تو اپنی صحت کو برباد کر دے گا۔ اور اس طرح مجرم ہوگا۔ دیکھو رمضان میں روزہ نہ رکھنا گناہ ہے۔ مگر عید کے دن روزہ رکھنا گناہ ہے۔ نماز فرض ہے۔ مگر دن کے طلوع اور غروب کے وقت پڑھنے والا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان ہے۔ اس لئے جو لوگ بیمار ہوں ان کے لئے یہی حکم ہے۔ کہ جو چیز ان کی صحت کے لئے ضروری ہو۔ اسے استعمال کریں؛

پس رمضان سے جو سبق ملتا ہے۔ وہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اس سے ہم اپنے اندر

### عظیم الشان تبدیلی

پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر لوگ عام طور پر اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ نہ وہ کھانے میں کمی کرتے ہیں۔ نہ پینے میں۔ نہ نیستد میں۔ نہ باتیں کرنے میں۔ جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ کہ رمضان کو ایسے لوگ خورد کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ اور آگے سے بھی موٹے ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کوئی روحانی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ کہ کسی کے ہاتھ میں غلاظت لگی ہو۔ اور وہ اسے صابن سے صاف کرنے کی بجائے اس سے کپڑے کی گرد جھاڑنے کی کوشش کرے؛

پس جو لوگ رمضان میں نفس کو موٹا کرتے ہیں۔ ان کو نقصان ہوتا ہے۔ جب آقا سامنے ہو۔ تو غلام کو اس کا ڈر ہوتا ہے۔ اور رمضان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں قریب آ جاتا ہوں؛

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے دوستوں کو توفیق دے۔ کہ وہ رمضان سے

### زیادہ سے زیادہ فائدہ

اٹھا سکیں۔ اور لعلکم تتقون میں رمضان کی جو غرض بتائی گئی ہے۔ اسے حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تقوے کا وہ مقام عطا کرے۔ کہ اس کی گود میں جا پہنچیں۔ جس کے بعد ان کے لئے کسی قسم کا ڈر نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تمام کاموں کا متکفل ہو جائے۔ اور وہ اس کی حفاظت میں آ جائیں؛

---

# مولوی ظفر علی کا نہایت ہی شرمناک اور ناقابل معافی جرم

## مولوی ظفر علی نے اسلام۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بزرگان اسلام کی عیسائیوں سے انتہائی ہتک و تحقیر کرائی

### مولوی ظفر علی اور عیسائی

مولوی ظفر علی صاحب نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی از حد مخالفت میں اسلام کے بدترین دشمنوں خصوصاً عیسائیوں کی دہلیزوں کی خاک چاٹ کر ان کی حمائت حاصل کرنے کی جو کوشش کی ہے۔ اس سے خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ مولوی صاحب نے اپنے ہاتھوں عیسائیوں کے لئے یہ موقع ضرور بہم پہنچا دیا ہے۔ کہ وہ اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بزرگان اسلام کی کھلے بندوں تحقیر و تذلیل کریں۔ اور اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی برتری ظاہر کر کے بھولے بھالے اور اسلام سے ناواقف مسلمانوں کو تثلیث کے جال میں پھنسانے کی از سر نو کوشش شروع کر دیں؛

### عیسائی کیوں مولوی ظفر علی کی حمائت کر رہے ہیں

مولوی ظفر علی اور ان کے اخبار "زمیندار" کو اس بات پر فخر ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خلاف دروغگوئی۔ افترا پردازی۔ اتہام تراشی کے ذریعہ جو فتنہ خیزی اور شرارت انگیزی کر رہا ہے۔ اسے عیسائی بنظر پسندیدگی دیکھ رہے۔ اور بڑے زور کے ساتھ اس کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ چنانچہ "زمیندار" نے ڈیرہ دون کی ایک عیسائی انجمن اور دہلی کے پادری احمد مسیح کی تحریریں اپنی حمائت میں شائع کی ہیں لیکن اگر وہ پادری احمد مسیح کی پوری تحریر شائع کر دیتا۔ تو "زمیندار" کے پڑھنے والوں میں سے جو عقل و سمجھ سے بالکل عاری نہیں ہو چکے۔ اور جو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا مادہ رکھتے ہیں۔ ان پر بھی واضح ہو جاتا۔ کہ عیسائی کیوں مولوی ظفر علی صاحب کی احمدیت کے خلاف جدوجہد پر خوش ہو رہے۔ اور کیوں ان کی حمائت میں آواز اٹھا رہے ہیں۔

### پادری احمد مسیح کی تحریر

پادری احمد مسیح صاحب کی وہ تحریر جس میں سے صرف چند سطور "زمیندار" نے شائع کیں۔ مکمل طور پر عیسائیوں کے رسالہ "المائدہ" بابت ماہ دسمبر ۳۴ء میں شائع ہو گئی ہے۔ جو شروع ہی ان الفاظ سے ہوتی ہے۔ کہ

"جناب مولوی ظفر علی خاں صاحب تسلیم! زمیندار نے جو قادیانی تحریک کی تردید کی ہے۔ وہ ہم مسیحیاں ہند کے لئے باعث صد سرور و بہجت ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ اور روح اللہ کا کوئی ثانی نہ ہوا ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ مرزائے قادیان نے ہمارے خداوند کا نام اختیار کر کے مسلمانوں کے ایک حصہ کو جو جادۂ اسلام سے برگشتہ کر دیا ہے۔ بشکر اور صد شکر ہے۔ کہ اس کی تردید کرنے والے خود مسلمانوں میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کو ایک عرصہ سے ہم مسیحیان ہند خداوند کے سایہ میں لانے کے متمنی اور ساعی ہیں"!

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ مسیحیان ہند اس لئے "زمیندار" کی قادیانی تحریک کی تردید کو باعث صد سرور و بہجت قرار دے رہے ہیں۔ کہ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے فیض اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کر کے اس بات کو رد کر دیا۔ کہ یسوع مسیح کا کوئی ثانی نہیں ہو سکتا۔ (۲) اس لئے کہ آپ نے ان لوگوں کو مسیحیت کے جال میں پھنسنے سے بچا لیا۔ جن کو ایک عرصہ سے مسیحیان ہند تثلیث پرست بنانے کے متمنی اور ساعی ہیں۔ چونکہ "زمیندار" اپنی جہالت اور نادانی سے احمدیت کی مخالفت کر کے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے کوئی شخص وہ مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جو حضرت مسیح کا تھا۔ اور اس طرح وہ عیسائیوں کے لئے یہ موقع بہم پہنچا رہا ہے۔ کہ عیسائیت کو اسلام سے برتر بنا کر مسلمانوں کو خداوند کے سایہ میں لا سکیں۔ اس لئے عیسائی اس کی حمائت کر رہے ہیں اور احمدیت کے خلاف اس کی جدوجہد کو قابل صد شکر قرار دے رہے ہیں؛

### عیسائیت کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش

اسی امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے پادری احمد مسیح صاحب

لکھتے ہیں :-

"خداوند مسیح از روئے قرآن چونکہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ اور از روئے احادیث پیغمبر اسلام صرف وہ اور ان کی والدہ محترمہ مس شیطان سے پاک ہیں۔ اس لئے ان کا ثانی کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور نہ کسی مذہب میں یہ طاقت ہے۔ کہ خداوند جیسی اوصاف والی ہستی معرض ظہور میں لاسکے"۔

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی یہ دعوےٰ کیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی صداقت تمام ادیان پر ظاہر کرنے کے لئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی تمام انبیاء سے بڑھکر ثابت کرنے کے لئے آپ کی غلامی کا فخر عطا کر کے اور آپ کی کامل اتباع کے طفیل وہ مرتبہ عطا کیا ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی تمام شان سے بڑھ کر ہے نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی یہ ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو قرآن کریم میں جو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہا گیا ہے۔ اور احادیث میں ان کو اور ان کی والدہ محترمہ کو مس شیطان سے پاک بتایا گیا ہے۔ اس سے انہیں دیگر انبیاء کے مقابلہ میں کوئی خصوصیت حاصل نہیں۔ اس کے مقابلہ میں چونکہ دوسرے مسلمان اور خود مولوی ظفر علی حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق وہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ جس سے عیسائیت کی برتری اور حضرت مسیح علیہ السلام کا لاثانی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے عیسائیوں کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا موجب اور کیا ہوسکتا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی ایسے مسلمان کہلانے والے خود ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کر کے عیسائیت کو اسلام سے برتر قرار دینے لگ جائیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کو لاثانی ٹھہرا کر یہ ظاہر کریں۔ کہ اسلام میں قطعاً یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح جیسی اوصاف والی ہستی معرض ظہور میں لاسکے۔

بے شک عیسائیوں کے لئے یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ مولوی ظفر علی نے جنہیں آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی مذہبی راہ نمائی کرنے کا دعوےٰ ہے۔ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کو ناقص قرار دیدیا۔ اور حضرت مسیح کو لاثانی ٹھہرا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شرمناک ہتک کا ارتکاب کیا۔ لیکن کیا کسی مسلمان کہلانے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سید ولد آدم یقین کرنے والے اور اسلام کو تمام ادیان سے اعلےٰ اور کامل مذہب سمجھنے والے کے لئے بھی یہ خوشی کی بات ہوسکتی ہے۔ قطعاً نہیں۔

## پادری احمد مسیح کا اسلام پر حملہ

پادری احمد مسیح صاحب نے جس بناء پر مولوی ظفر علی کے متعلق مسرت اور بہجت کا اظہار کیا۔ اس کی عام فہم تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"مرزاجی کا یہ بیان سراسر غلط ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپیغمبر اسلام کی برکت نے انہیں مسیح کا نام بخشا۔ اگر اسلام میں یہ قوت اور طاقت ہوتی۔ تو اس سے پہلے وہ کچھ اپنا کمال دکھاتا۔ واقعی امر تو یہ ہے۔ کہ اسلام خداوند مسیح تو کیا ان کے حواریوں جیسے اوصاف والی مقدس ہستیاں بھی پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔"

غور فرمایئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تردید کر کے عیسائیوں کے نزدیک مولوی ظفر علی صاحب کیا ثابت کر رہے ہیں۔ یہ کہ اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں قطعاً یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ اس سے کسی امتی کو وہ درجہ حاصل ہوسکے۔ جو حضرت مسیح کا تھا۔ اور یہ کہ اسلام خداوند مسیح تو کیا ان کے حواریوں جیسے اوصاف والی مقدس ہستیاں بھی پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ گویا اسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی بے مثال جو ہستی پیش کی۔ اس میں بھی نعوذ باللہ مسیح تو کیا ان کے حواریوں جیسے اوصاف بھی نہ تھے۔

## قابل صد ہزار لعنت حرکت

یہ ہے وہ کارنامہ جس کی بناء پر مولوی ظفر علی کو عیسائیوں کی طرف سے خراج تحسین ادا کیا جا رہا ہے۔ اور جس پر وہ پھولا نہیں سماتا۔ مگر حقیقت میں یہ شرمناک اور قابل صد ہزار لعنت حرکت ہے جس پر ہر مسلمان کو نفرین بھیجنی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح ظفر علی نے اسلام پر اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال ذات پر عیسائیوں کو نہایت ہی دل آزار اور روح فرسا حملہ کرنے کا موقع دیا۔ دیدہ دانستہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیر کرائی۔ اور پھر اس پر فخر کر رہا ہے۔ کہ اس کا عیسائیوں کے ساتھ اتحاد ہوگیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود کا دعوےٰ کر کے کیا کہا۔ یہی کہ اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے آپ کو مسیح کا نام بخشا گیا۔ تا کہ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بے مثال تقدس ثابت ہو۔ اس میں کسی مسلمان کہلانے والے اسلام کو خدا کا سچا مذہب یقین کرنے والے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اولین و آخرین کا سردار قرار دینے والے کے لئے قطعاً کوئی بات قابل اعتراض نہیں۔ بلکہ اس کی خوشی اور مسرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ لیکن مولوی ظفر علی کی آنکھوں پر بغض و کینہ عداوت و شرارت کی ایسی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ کہ اسے یہ تو منظور ہے۔ کہ عیسائی اس کی تحریروں کی بناء پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے علی الاعلان یہ کہتے پھریں۔ کہ مسیح کا ثانی کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور نہ کسی مذہب میں یہ طاقت ہے۔ کہ خداوند جیسی اوصاف والی ہستی معرض ظہور میں لاسکے۔" "واقعی امر تو یہ ہے۔ کہ اسلام خداوند مسیح تو کیا۔ ان کے حواریوں جیسے اوصاف والی مقدس ہستیاں بھی پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔" لیکن یہ گوارا نہیں۔ کہ اسلام کا شیدائی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے باعث صد فخر سمجھنے والا یہ دعوےٰ کرے۔ کہ اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی برکت نے مجھے مسیح کا نام بخشا ہے۔ تا کہ اسلام کی فضیلت عیسائیت پر ثابت ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان تمام انبیاء سے بڑھ کر نمایاں ہو۔

## ناقابلِ معافی جرم

مولوی ظفر علی کو اپنے اس شرمناک طریق عمل پر بڑا ناز ہے۔ اور وہ اس کے لئے عیسائیوں سے خراج تحسین حاصل کرنے کے لئے ان کے آگے لوٹ رہا ہے۔ لیکن دراصل اس کا یہ رویہ ایسا شرمناک ہے۔ کہ ہر مسلمان کو پورے زور کے ساتھ اس کی مذمت کرنی چاہیئے کیونکہ اس طرح مولوی ظفر علی نے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کو حقیر و ذلیل قرار دے دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ناقابلِ برداشت ہتک کی ہے۔ صحابہ کرام اور ان تمام بزرگانِ اسلام کو جو گذشتہ تیرہ صدیوں میں گزرے۔ اور جو روحانیت میں نہایت اعلےٰ مرتبہ رکھتے تھے۔ حضرت مسیح کے ان حواریوں کے مقابلہ میں ادنےٰ اور حقیر قرار دیا ہے۔ جن کی ان کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔

مولوی ظفر علی کا یہ اتنا بڑا جرم اور ایسا شرمناک گناہ ہے۔ جو قطعاً ناقابلِ معافی ہے۔ اور ہر سچے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اسے انتہائی نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھے۔

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ اسلام۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے صحابہ کرام اور گذشتہ ساڑھے تیرہ سو سال میں پیدا ہونے والے بزرگان اسلام کی اس تحقیر کا مختصر سا ذکر ہے جس کے ارتکاب کا مولوی ظفر علی نے عیسائیوں کو موقع دیا ہے اس بارے میں انشاء اللہ اور بھی کچھ عرض کیا جائے گا۔ اور بتایا جائے گا۔ کہ احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیوں کی حمایت حاصل کرنے کے نشہ میں مولوی ظفر علی نے اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور کیا کچھ کہلایا ہے۔

---

## ۲ دو مولوی فاضلوں کی ضرورت

جامعہ احمدیہ کی کلاس مبلغین کے لئے دو احمدی مولوی فاضلوں کی ضرورت ہے۔ پس جو مولوی فاضل مبلغین کلاس میں داخل ہونا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد دفتر ہذا میں درخواست پیش کریں۔ تا کہ جنوری کے شروع میں داخلے کا فیصلہ کیا جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## حصہ وصیت میں اضافہ

(۱) بابو فضل الدین صاحب اسسٹنٹ ایگزیمینر ہائی کورٹ لاہور نے اپنی ۱/۹ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے ۱/۵ حصہ کر دی ہے۔

(۲) اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب حال زاہدان ملک ایران نے پہلے اپنی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی ہوئی تھی۔ اب ۱/۵ حصہ کر دی ہے۔

(۳) عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو غلام محمد صاحب اختر ریلوے وارڈرن لاہور نے پہلے اپنی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی ہوئی تھی۔ اب ۱/۳ حصہ کر دی ہے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

## تحریکات خاص کے متعلق ضروری اعلانات

(۱) سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے مخلصین سے جو پانچ مطالبات فرمائے ہیں۔

کارکن اصحاب کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کو جماعت کے ہر دوست تک پہنچا دیں۔ اور ان کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کر دیں۔ اس کے بعد جو احباب ان مطالبات پر لبیک کہیں ان کے نام و رقوم موعودہ لکھ کر خادم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور ارسال کر دیں۔ یہ بات خاص طور پر مد نظر رکھی جائے کہ ان مطالبات کو احباب تک پہنچانے کے بعد کسی سے اصرار کر کے وعدہ لینے کی ممانعت ہے۔ صرف ایک دفعہ سرسری طور پر دریافت کیا جا سکتا ہے۔

(۲) جن جماعتوں اور افراد نے اب تک نہ کوئی وعدہ کیا ہے اور نہ روپیہ ارسال کیا ہے۔ ان کو یہ بات یاد رہے۔ کہ ۱۵ / جنوری ۱۹۴۵ء کی شام کے بعد ۱۶ جنوری ۱۹۴۵ء کو کسی کا وعدہ یا ایسی رقم جس کا اس تاریخ سے پہلے وعدہ نہ کیا گیا ہو منظور نہیں کی جائے گی۔ اور ۱۶ جنوری ۱۹۴۵ء یا اس کے بعد آنے والے وعدے یا رقوم کے منی آرڈر بھیجنے والوں کو واپس کر دئے جائیں گے۔ ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء کی میعاد ہندوستان کے لئے ہے۔ اور ممالک بیرون ہند کے لئے یکم اپریل ۱۹۴۵ء تک ہے۔

جن جماعتوں یا احباب کرام کے وعدے وصول ہو چکے ہیں۔ ان سے التماس کی جاتی ہے۔ کہ اپنے وعدوں کے مطابق جلد سے جلد روپیہ ارسال فرمائیں۔ تا کام شروع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کرام کو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے اور بیش از بیش قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریکات خاص قادیان

## وصیتیں

**نمبر ۲۲۳۷** منکہ ابراہیم ولد میاں امام الدین قوم بافندہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن کھماچوں ڈاکخانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان خام قیمتی دو صد روپیہ اور ۲۰۰/- روپیہ نقد کل مالیت ۴۰۰/- روپیہ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میرا گذارہ صرف جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر جو کہ اس وقت غیر معین تین یا چار روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ ابراہیم ولد میاں امام الدین نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ قدرت اللہ سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ بنگہ حال کھماچوں

گواہ شد:۔ عبد الرحیم ولد خیر الدین ساکن کھماچوں بقلم خود

**نمبر ۲۴۹۳** منکہ محمد عثمان ولد سلطان محمد قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد نقد ماعہ روپیہ ہے۔ ایک مکان مبلغ یکصد روپیہ میں محلہ دار الرحمت میں رہن لیا ہوا ہے۔ جس کا کرایہ مبلغ ایک روپیہ پانچ آنہ ماہوار ملتا ہے۔ علاوہ اس کے میری ماہوار آمدنی لہ للعہ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت یا نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ لہٰذا یہ چند حروف وصیت بطور سند لکھ دیتا ہوں۔

العبد:۔ محمد عثمان شاہزادہ ڈرائیور سٹیم انجن جناب جروح چنیوٹ ضلع جھنگ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد الدین ٹیلر ماسٹر کوٹلی پارے خان ضلع گورداسپور۔ بقلم خود حال چنیوٹ۔ گواہ شد:۔ غلام حسین سکرٹری وصایا بقلم خود۔

**نمبر ۲۲۳۸** منکہ عبد اللہ ولد خیر الدین قوم بافندہ عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھماچوں ڈاکخانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان خام قیمتی یکصد روپیہ اور ۹۰۰/- روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ میرا گذارہ صرف جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر جو کہ اس وقت غیر معین دس روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ اور مذکورہ بالا جائداد جو کہ ایک ہزار روپیہ کی تھی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:۔ عبد اللہ احمدی کھماچوں

گواہ شد:۔ غلام محمد ولد خیر الدین ساکن کھماچوں بقلم خود۔

گواہ شد:۔ جمال الدین ولد جھنڈو بقلم خود کھماچوں

**نمبر ۲۳۴** مسماۃ عمری بنت بودل خان زوجہ ابراہیم قوم بافندہ کھماچوں ڈاکخانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ ۹/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں مد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زیورات معہ جنس جس کی قیمت ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ العبد:۔ مسماۃ عمری زوجہ ابراہیم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عبدالرحیم ولد جمال الدین ساکن کھماچوں بقلم خود۔ گواہ شد:۔ قدرت اللہ سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ بنگہ حال کھماچوں۔

**نمبر ۲۳۵** مسماۃ زینب ولد خیر الدین زوجہ عبدالکریم قوم بافندہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھماچوں ڈاکخانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ ۹/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں مد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نقرئی اور طلائی زیورات جس کی قیمت معہ مہر ۲۶۰/- روپیہ ہے۔ حق مہر ۳۲/۴/- روپیہ ہے۔ العبد:۔ زینب بی بی زوجہ عبدالکریم گواہ شد:۔ جمال الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ قدرت اللہ سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ کھماچوں

**نمبر ۲۳۶** مسماۃ مریم بی بی بنت محمد بخش زوجہ عبداللہ ساکن کھماچوں ڈاکخانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ ۹/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں مد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کل مالیت نقرئی و طلائی زیورات جس کی قیمت معہ مہر ۲۳۰/- روپیہ ہے۔ حق مہر ۳۲/۴/- روپیہ

العبد:۔ مسماۃ مریم بی بی زوجہ عبداللہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عبداللہ ولد [illegible]الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام محمد ولد خیر دین ساکن کھماچوں بقلم خود۔

## تصحیح

وصیت نمبر ۴۷۹۱ منجانب طبیب عبدالحمید صاحب سکنہ اوڑ ضلع جالندھر الفضل مورخہ ۲۲ [illegible] میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں ذیل کی عبارت زائد چھپ گئی ہے۔ "ایک ہزار روپیہ [illegible] قطعہ سفید واقعہ قصبہ اوڑ دس مرلہ" اسے وصیت سے خارج سمجھا جائے۔ کیونکہ [illegible]ل وصیت میں یہ نہیں ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ قادیان

---

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**حکومت صوبجات متحدہ** کے گزٹ میں الہ آباد سے ۲۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق اعلان کیا گیا ہے کہ ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل نے صوبجات متحدہ کے قانون اختیارات خصوصی ۱۹۳۲ء کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

**پشاور** سے ۲۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنر صوبہ سرحد نے قانون امن عامہ سرحد کی میعاد میں ۹ دسمبر سے ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور کو قانون امن عامہ کے ماتحت خاص اختیارات دئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں گورنر با جلاس کونسل نے اعلان کیا ہے کہ پشاور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تحصیلدار اور پولیس کے ان تمام افسروں کو جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سے کم عہدہ نہ رکھتے ہوں۔ یہ اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ ان تمام اشخاص کو وارنٹ کے بغیر گرفتار کر لیں۔ جن کے متعلق ان کے پاس یہ یقین کرنے کی وجوہ موجود ہوں۔ کہ وہ امن عامہ کے خلاف کوئی عمل کر رہے یا کرنے والے ہیں۔

**کلکتہ بار ایسوسی ایشن** نے ۲۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق اپنے ایک جلسہ میں متعدد قرار دادیں منظور کیں۔ جن میں مطالبہ کیا۔ کہ چیف جسٹس منتخب ارکان بار میں سے مقرر کئے جائیں اور جج بھی ممبران بار میں سے ہوں۔ جن میں سے کم از کم نصف انگریز آئرش یا سکاٹ لینڈ کے باشندے ہوں۔ نیز کلکتہ ہائیکورٹ صوبائی حکومت کے ماتحت نہ ہو بلکہ حکومت ہند کے ساتھ اس کا تعلق قائم رہے۔ ماتحت عدالتوں کا تمام انتظام ہائی کورٹ کے سپرد ہو۔ اور ہائی کورٹ کے ججان کے تقرر میں فرقہ واریت کا لحاظ نہ رکھا جائے۔

**پونہ** سے ۲۲ دسمبر کی اطلاع ہے کہ شمال مشرقی ہندوستان اور تبت میں حال میں زلزلہ کے جو جھٹکے محسوس ہوئے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوہ ہمالیہ اور کوہ قاف کے سلسلہ میں آج کل عمل تخریب شدت سے جاری ہے۔

**حکومت امریکہ** نے ۲۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق برطانیہ کو نوٹس دیا ہے کہ قرضہ جنگ کی جو قسط ۱۰ دسمبر کو واجب الادا تھی۔ برطانوی حکومت اس کی ادائیگی کا فوراً انتظام کر دے۔

**شکاگو** سے ۲۲ دسمبر کی اطلاع ہے کہ ایک مشہور کمپنی مڈل ویسٹ یوٹی لیٹیز نامی کی تین لاکھ ۹۴ ہزار ڈالر رقم غبن کرنے کے الزام سے عدالت نے مشہور کروڑپتی مارٹن انسل کو بری کر دیا ہے۔

**فرانس** کے وزیر خارجہ نے پیرس سے ۲۲ دسمبر کی اطلاع کے مطابق اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کی ہے۔ کہ فرانس معاہدہ واشنگٹن کو منسوخ کرنے کے لئے تیار ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ کے اس تردیدی اعلان سے حکومت کا یہ مطلب ہے کہ جب معاہدہ واشنگٹن پر جاپان نے خط تنسیخ کھینچ دیا ہے تو وہ خود بخود کالعدم ہو گیا۔ اس صورت میں حکومت فرانس کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ بھی رسمی طور پر تنسیخ معاہدہ کا اعلان کرتی پھرے۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت فرانس دوسری تمام متعلقہ حکومتوں کو اپنے ارادہ سے آگاہ کر دے گی۔ اور ایک نئے معاہدہ کے لئے گفت و شنید کا آغاز ہو جائیگا

**جائنٹ سلیکٹ کمیٹی** کی رپورٹ پر غور و خوض کرنے کے لئے ۲۲ دسمبر صوبہ سرحد کی کونسل کا سپیشل اجلاس منعقد ہوا۔ تین نے مجوزہ اصلاحات کی تائید اور باقی نے سفارشات میں اہم تبدیلیاں کئے جانے کا مشورہ دیا۔ سر عبدالقیوم بھی مخالفین میں شامل تھے۔ مگر آپ نے اہل ملک کو مشورہ دیا۔ کہ مجوزہ اصلاحات کو قبول کر لیں کیونکہ بحالات موجودہ اس سے بہتر سکیم مرتب نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ کمیٹی کی تجاویز برطانوی تدبر کے دامن پر ایک بدنما داغ ہیں۔ لیکن برطانیہ سے اس کے سوا کسی اور چیز کی امید نہیں ہو سکتی تھی۔

**کابل** کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ باغ عمومی کے پاس وہاں ایک لیبارٹری بنائی جا رہی ہے۔ جس کی دیواریں تو بن چکی ہیں۔ مگر بقیہ تعمیر کا کام موسم سرما کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ کابل کے تمام کالجوں کے ساتھ لیبارٹریاں موجود ہیں۔ لیکن زیر تعمیر لیبارٹری بہت زیادہ مکمل اور وسیع ہوگی۔

**علاقہ سار** کے متعلق ۲۲ دسمبر کی اطلاع ہے کہ وہاں ایسٹ لنکا شائر کی برطانوی رجمنٹ کے چارسو سپاہیوں کے پہنچ جانے کی وجہ سے اب سار میں برطانوی فوج پندرہ سو ہو گئی ہے۔ تین ہزار پچاس اطالوی سپاہی بھی پہنچ گئے ہیں۔ علاقہ سار کے حکمران کمیشن نے اس موقعہ پر انتناعی احکام جاری کئے ہیں۔ کہ پرچم لہرانے کا کوئی مظاہرہ نہ کیا جائے۔ لیکن جرمن محاذ نے ان احکام کے جواب میں اپنی آبادی کو اس امر کی ضرورت جتائی کہ وہ بطور احتجاج جرمن پرچم لہرائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہزارہا نازی جھنڈے سار کے طول و عرض میں کھڑکیوں پر نصب کئے ہوئے نظر آتے ہیں۔

**لنڈن** کا ایک اخبار کرسچن کرانیکل لکھتا ہے کہ جمہوریہ ترکیہ کا دار السلطنت انگورہ اس درجہ ترقی کر گیا ہے۔ کہ اعلیٰ سے اعلیٰ یورپین شہروں کے مقابلہ میں اسے لایا جا سکتا ہے انگورہ میں نئے طرز کے مکانات بازار دفاتر موٹریں۔ بڑے بڑے بجلی اور ٹیلی فون سب کچھ موجود ہے۔ اور یہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔

**حکومت برطانیہ** دیگر حکومتوں سے ایک فضائی سکیم کے متعلق مشورہ کر رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ فضائی ڈاک کی آمد و رفت میں ذرا عجلت سے کام لیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں ہندوستان میں ڈاک پہنچانے پر صرف دو دن صرف ہوا کریں گے اور ایک ہفتہ کے دوران میں چار مرتبہ اور اگر ممکن ہو سکا۔ تو پانچ مرتبہ بھی ڈاک بھیجی جایا کرے گی۔ اسی طرح آسٹریلیا اور افریقہ میں ہفتہ میں دو مرتبہ ڈاک جایا کرے گی

**وائنا** کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹریا کے جلاوطن ولی عہد آرچ ڈیوک آٹو اور اس کی والدہ طویل جلاوطنی کے بعد جنوری کے مہینہ میں واپس آ جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں آسٹرین چانسلر اور پرنس سٹار ہمبرگ کی سفارش پر واپس آسٹریا آنے کی اجازت ملی ہے۔

**بمبئی کونسل** کی میعاد میں ہز ایکسی لنسی گورنر نے ایک سال کا اضافہ کر دیا ہے۔ ورنہ کونسل کی میعاد ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء کو ختم ہوتی تھی۔ توسیع میعاد کا سبب آئینی اصلاحات کے متعلق حکومت کا غور و خوض ہے۔

**نئی دہلی** کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ نئی اسمبلی میں کانگرس اور حکومت کا پہلا مقابلہ صدر کے انتخاب کے سوال پر ہی ہونے والا ہے۔ کانگرس پارٹی کا خیال ہے کہ انہیں اس مقابلہ میں اکثر غیر سرکاری اور غیر کانگرسی ممبران کی حمایت حاصل ہو جائے گی۔ اس وقت تک خیال کیا جاتا ہے کہ کانگرس کی طرف سے مسٹر سرت چندر بوس کو اسمبلی کی صدارت کے لئے پیش کیا جائے گا۔

**گاندھی جی** نے ۲۲ دسمبر کو وار دہا میں مانچسٹر گارڈین کے ایک نمائندہ سے دوران ملاقات میں کہا کہ میری کانگرس سے علیحدگی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ میں ہندوستان کی سیاسیات سے کنارہ کش ہو گیا ہوں۔ میں اپنی موجودہ سرگرمیاں دیہاتی صنعتی ایسوسی ایشن کی راہنمائی پر مرکوز رکھونگا۔ اور میرے آئندہ پروگرام میں ہندو مسلم اتحاد اور اچھوت ادھار دو اہم تحریکات شامل ہوں گی۔

**لفٹننٹ کرنل فیشر** جو کپورتھلہ کے نئے وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔ ان کے متعلق ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہ ۲ فروری کو کپورتھلہ پہنچ جائیں گے۔

**سرینگر** کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ بہادر نے بل انسداد قحبہ خانہ جات اور بردہ فروشی پر اپنی شاہی مہر ثبت کر دی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی